موقع پر جو کچھ میں عرض کروں گا وہ محض میری ذاتی رائے ہی نہ ہوگی، بلکہ جماعت اسلامی کے نقطۂ نظر اور پالیسی اور پروگرام کی توضیح ہوگی۔

لیاقت علی خاں مرحوم کا قتل

کسی دوسرے مسئلے پر گفتگو کرنے سے پہلے میں اُس حادثۂ عظیم پر اپنے اور اپنی جماعت کے دِلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہوں جو ابھی پچھلے ہی مہینے ہمارے ملک میں رونما ہوا ہے یعنی مسٹر لیاقت علی خاں مرحوم کا قتل۔ یہ واقعہ نہ صرف شخصی حیثیت سے دردناک ہے، نہ صرف اخلاقی حیثیت سے شرمناک ہے، بلکہ اس لحاظ سے پورے ملک کے لئے افسوسناک بھی ہے کہ ایک نہایت نازک موقع پر جبکہ ہمارا ملک خطرات سے گھرا ہوا ہے، ایک ایسا شخص ہمارے درمیان سے زبردستی ہٹا دیا گیا جو یہاں کے معاملات کی سربراہ کاری کا سارا بوجھ اٹھائے ہوئے تھا جس سے زیادہ با اثر اور ذمہ دار شخصیت ہمارے یاں موجود نہ تھی۔ ان سارے اختلافات کے باوجود جو ہمیں اُن کی پالیسی اور طریق کار سے تھے، ہم اس بات کے معترف ہیں کہ انہوں نے بڑے نازک زمانے میں اس ملک کے نظم و نسق کی ذمہ داری سنبھالی اور اپنی قابلیت کے مطابق اس نوزائیدہ مملکت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کی پوری کوشش کی۔ اس کارِ عظیم میں ان کی محنت و جانفشانی کا اعتراف ہر وہ شخص کرے گا جس نے پچھلے سوا چار سال کی مشکلات کو دیکھا ہے۔

پھر یہ واقعہ اس لحاظ سے خطرناک بھی ہے کہ یہ اس ملک میں ایک بہت بُرے رجحان کے اُبھرنے کی علامت ہے۔ اگرچہ سردست یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس حرکت کا محرک کیا تھا ــــ کوئی سیاسی محرک تھا یا شخصی ــــ لیکن اگر فی الواقع وہ کوئی سیاسی محرک تھا تو یقیناً یہ حالات کو ایک ایسے رُخ کی طرف موڑنے والی حرکت ہے جس کی ہر اُس شخص کو مذمت کرنی چاہیئے جو اس ملک اور اس ملت کی فلاح چاہتا ہو۔ کسی ملک کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی بدقسمتی نہیں ہو سکتی کہ اس میں فیصلے کا آخری اختیار عقل، شعور، دلیل اور رائے عام سے چھین کر قاضیٔ شمشیر کے سپرد کر دیا جائے۔ یہ

قاضی کوئی عادل اور صاحبِ فکر قاضی نہیں ہے۔ یہ اندھا، بہرا اور گونگا قاضی ہے۔ اس سے جب کبھی فیصلہ چاہا گیا ہے۔ اس نے حق اور انصاف دیکھ کر نہیں بلکہ خون کی رشوت لیکر فیصلہ کیا ہے۔ اور جس نے بھی زیادہ خون چڑھا دیا ہے۔ اُسی کے حق میں اس نے فیصلہ دے دیا ہے خواہ وہ حق پر ہو یا ناحق پر، خواہ وہ نیک ہو یا بد۔ کوئی قوم جو خود اپنی دشمن نہ ہو اور جس کی عقل کا دیوالہ نہ نکل چکا ہو ایسی بیوقوف نہیں ہو سکتی کہ اپنے معاملات کا فیصلہ شعور و استدلال کے بجائے تلوار کے اندھے اور رشوت خوار قاضی کے حوالہ کر دے۔ اگر ہم اپنا مستقبل تاریک نہیں کرنا چاہتے تو ہمیں پوری طاقت کے ساتھ اپنے ملک کے حالات کو اِس خطرناک رُخ پر جانے سے روکنا چاہیئے۔

اس کے ساتھ یہ اندوہناک واقعہ ہم سب کے لیے اپنے اندر ایک اخلاقی سبق بھی رکھتا ہے۔ اس سے پہلے ہم سُن چکے ہیں کہ ہمارے ملک میں ایک سازش ہوئی تھی جس کا مقصد فوجی طاقت سے سیاسی انقلاب برپا کرنا تھا۔ اور اب ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ ہمارے سب سے بڑے ذمہ دار سیاسی لیڈر کو علی الاعلان قتل کر دیا گیا۔ ہمیں واقعات کی اس منطق کو سمجھنا چاہیے۔ یہ واقعات ہمیں ایک تنبیہ کر رہے ہیں۔ اُس تنبیہ کو غفلت سے نظر انداز کر دینا مناسب نہیں ہے۔ ہمیں، اور خصوصاً ہمارے ذمہ دار لوگوں کو یہاں ایسے حالات پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے جن میں ہر وہ سیاسی تغیر پُرامن طریقے سے ہو سکتا ہو جس کے حق میں رائے عام ہموار ہو جائے، اور کوئی ایسی وجہ باقی نہ رہے جس کی وجہ سے لوگ یہ سوچنے لگیں کہ قومی اور سیاسی معاملات کا فیصلہ مصنوعی اور جبری تدابیر اختیار کیے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ برطانیہ ایک غیر مسلم ملک ہے، مگر حکمت بہرحال مومن کی کھوئی ہوئی متاع ہے جہاں سے بھی یہ ملے اسے لینا چاہیے۔ ہمارے لیے برطانوی قوم کے طرزِ عمل میں ایک سبق موجود ہے جس سے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہاں کوئی فوجی یا غیر فوجی سازش نہیں ہوتی۔ کوئی خفیہ تحریک نہیں اٹھتی۔ کوئی انگریز، خواہ وہ ملک کے رائج الوقت نظام سے کتنا ہی سخت اختلاف رکھتا ہو، کبھی یہ سوچنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا کہ اسے اپنے ملک کے کسی لیڈر یا حکمراں کو قتل کر دینا چاہیے۔ بڑے سے بڑے انقلابی خیالات رکھنے